انسان کی ہر سَعْی اور ہر عمل اللہ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا پھر اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُبْدِئِ الْمُعِيدِ، الْفَعَّالِ لِمَا يُرِيدُ، عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ، يَكْتُبُ لِكُلِّ إِنْسَانٍ عَمَلَهُ، وَيُحْصِي لَهُ سَعْيَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ)(١).

رفیقانِ ملت ِاسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! رب ذوالجلال والاکرام کا فرمانِ عالیشان ہے:(وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى* وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى* ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَى)(٢). اور یہ کہ انسان کو صرف اپنی ہی کمائی ملے گی اور یہ کہ اس کی سَعْی بہت جلد دیکھی جائے گی پھر اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا سورۂ نَجْم کی اِن آیات میں باری تعالی نے ہمارے لئے دین کے کچھ ایسے جامع اصول اور اٹل ضابطے بیان

(١) البقرة : ٢٨١.
(٢) النجم : ٣٦ - ٤١.

فرمائے ہیں جن اصول کو سابقہ آسمانی کتابوں مین بھی ذِکر کیا گیا ہے اُنہیں میں سے ایک یہ ہے کہ قیامت کے دن انسان کے تمام اعمال بار گاہ الٰہی میں پیش کئے جائیں گے پھر لوگوں کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا دراصل انسان کی سَعُی اور اس کا عمل اسلام میں عظیم ذمہ داریوں کا حصہ ہے ،اور نیک اعمال کا اہتمام اور اللہ جَلّ جَلالُہٗ کی رضا کیلئے محنت وکوشش تمام انبیاء ورُسُل علیہم السلام کا پاکیزہ طریقہ ہے بہر حال کسی کام کرنے والے کو فقط اپنے ہی عمل کا بدلہ ملے گا(١) اور وہ فقط اپنی ہی کوشش کا ثمرہ پائے گا(٢) واضح ہو کہ کسی عمل کا سبب اور ذریعہ بننا یا کوئی صدقۂ جاریہ کر دینا بھی انسان کی اپنی کوشش اور اپنے عمل کا حصہ ہے، سَعُی کا معنیٰ ہر قسم کا عمل اور ہر قسم کی کمائی ہے(٣) پھر دنیا کے اندر انسانوں کی سَعُی الگ الگ قسم کی ہوتی ہے اور ان کا عمل مختلف نوع کا ہوا کرتا ہے(٤) جیسا کہ باری تعالی کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى﴾(٥). بے شک تم لوگوں کی کوششیں الگ الگ قسم کی ہیں پس انسان کے اعمال اور اس کی کوششوں میں سب سے عظیم عمل اور اعلی سَعُی وہ ہے جو اللہ کی خوشنودی اور نیک اعمال کیلئے ہو یہ ایسی کوشش ہے

---

(١) تفسير الطبري : (٢٢/٧٩).
(٢) ينظر تفسير ابن كثير : (٧/٤٦٥).
(٣) تاج العروس : (١٩/ ٥٢٤).
(٤) تفسير الطبري : (٢٤/٤٦٧). وتفسير ابن كثير: (٨/٤١٧).
(٥) الليل : ٤.

جو اللہ کے نزدیک قابل قدر ہوتی ہے یہ ایک مقبول عمل ہے اور ایسے عمل والے کیلئے اجرِ عظیم اور خیرِ کثیر ہے سورۂ جمعہ میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ)(١). اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کیلئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر (نماز و خطبہ) کی طرف (فورا) سَعْی کرو اور چل پڑو اور خرید و فروخت (اسی طرح دوسرے کام) ترک کردیا کرو یہ تمھارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم سمجھو، اسی طرح دوسروں کی ہدایت اور نفع کیلئے کوشش کرنا اللہ جلّ جلالہٗ کو بے انتہا پسند ہے باری تعالی بندے کو اس پر عظیم اجر دیتا ہے اور اس کے تذکرے کو اونچا مقام عطا فرماتا ہے خدائے عزّوجلّ نے اُس بندے کی سَعْی کو قرآن میں ذِکر کرکے ہمیشہ کیلئے محفوظ کردیا جس نے اپنی قوم کی ہدایت اور ان کو خیر کی تعلیم دینے کی کوشش کی تھی چنانچہ ارشاد ہے:(وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ* اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ* وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ)(٢). اور شہر کے دور دراز علاقے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اِن رسولوں کی پیروی کرلو ایسے لوگوں کی

---

(١) الجمعة : ٩.

(٢) يس : ٢٠ — ٢٢ .

پیروی کرلو جو تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتے اور وہ صحیح راستہ پر ہیں! بھلا میں اس ذات کی عبادت کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور تم لوگ اسی کی طرف لوٹائے جاوگے

اللہ کی خوشنودی اور نیکی کی راہ میں کوشش کرنے والو! حلال روزی کیلئے محنت ومشقت اور پاکیزہ کمائی کیلئے کوشش خدائے بزرگ وبرتر کی خوشنودی کا سبب ہے اسی لئے اللہ تعالی نے سیدہ ہاجر علیہا السلام کی محنت کو پسند فرمایا اور انہوں نے اپنی ذات کیلئے اور اپنے نومولود بچے حضرت اسمعیل علیہ السلام کیلئے جو کوشش کی تھی اور پانی اور غذا کی تلاش میں صفا مروہ کے درمیان جو بھاگ دوڑ کی تھی اس کو ہمارے لئے عبادت قرار دیدیا تاکہ ان کا یہ پاکیزہ عمل ایک یادگار بن جائے اور اس عمل میں ان کی پیروی کی جائے نبی کریم ﷺ نے صفا مروہ کے درمیان سَعْی کے بارے میں فرمایا: **«فَذَلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا»**[1]. پس (اب) وہ صفا مروہ کے درمیان لوگوں کی سَعْی ہے بہرحال حلال روزی کی تلاش ایک نیک عمل ہے اسی لئے اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو رزق حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر ابھارا ہے چنانچہ ارشاد ہے: **(هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)**[2]. وہی ہے جس نے تمھارے لئے زمین کو مسخر کردیا سو تم اس کے راستوں میں چلو (پھرو) اور اللہ

---

(١) البخاري : ٣٣٦٤.

(٢) الملك : ١٥.

کی عطا کی ہوئی روزی میں سے کھاؤ (پیو) اور اس بات کو یاد رکھو کہ دوبارہ زندہ ہو کر اسی کے پاس واپس جانا ہے، اسی طرح رسول اکرم ﷺ نے بھی مومن کو رزق حلال تلاش کرنے کی ترغیب دی ہے تاکہ وہ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضرورت پوری کرسکے اور اپنے معاشرے کیلئے نفع بخش اور مثالی شخصیت بن سکے سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیکہ لوگوں کے پاس سے ایک صاحب گُذرے جن کی جسمانی حالت اور صحت وقوت پر لوگوں کو رشک آیا اور وہ آپس میں کہنے لگے کاش اسکی یہ قوت و محنت اللہ کے راستے میں صرف ہوتی اس پر رسولُ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنْ كَانَ يَسْعَى عَلَى أَبَوَيْهِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَإِنْ كَانَ يَسْعَى عَلَى وَلَدٍ صِغَارٍ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَإِنْ كَانَ يَسْعَى عَلَى نَفْسِهِ لِيُغْنِيَهَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ»(1). اگر یہ شخص اپنے بوڑھے والدین کی ضرورت پوری کرنے کی غرض سے محنت کرنے نکلا ہے تو یہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کی غرض سے محنت کرنے نکلا ہے تو اللہ کے راستے میں ہے، اور اگر اپنے نفس کو مستغنی بنانے اور اپنی ذات کو مجبوری سے بچانے کیلئے محنت کرنے نکلا ہے تو یہ اللہ کے راستے میں ہے خلاصہ یہ کہ رزق حلال کیلئے بھاگ دوڑ اور محنت و مشقت کرنا ایک عبادت ہے اسی طرح اللہ کی رضا کیلئے فقیروں اور محتاجوں کی مدد کرنا مسکینوں کی غذا کا انتظام

---

(١) السنن الكبرى للبيهقي : (٧/٤٧٩ برقم ١٥٧٤٢).

کرنا اور یتیموں کے ساتھ شفقت وعنایت کرنا پسندیدہ اعمال میں سے ہے خدائے عزّوجلّ نے احسان کرنے والے بندوں کی تعریف میں ارشاد فرمایا: (وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا* اور وہ لوگ صرف اللہ تعالی کی محبت میں مسکین یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں، یعنی محض اللہ کی رضا اور اجر و ثواب کیلئے اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور کھلانے کے بعد احسان نہیں جتلاتے بلکہ یہ مخلصانہ جملہ کہتے ہیں: (إِنَّما نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلا شُكُورًا)[۱]. ہم تمکو محض رضائے الہی کیلئے کھلاتے ہیں ہم تم سے نہ اسکا بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ، پس اللہ رب العزت نے ان بندوں کے نیک عمل اور عمدہ کام پر ان کو بدلہ عطا کیا ان کو جنت میں داخلے کی بشارت دی اور ان کی کوششوں کی قدر افزائی کرتے ہوئے ان سے فرمایا: (إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا)[۲]. بلاشبہ یہ تمھارا صلہ ہے اور تمھاری کوشش مقبول ہوئی، ایسے ہی ضعیفوں اور کمزوروں کے معاملات اور ان کے کاموں کو پورا کردینا اور بیواوں اور یتیموں کی طرف مدد کا ہاتھ بڑھانا ایسی کوشش ہے جس پر مسلمان کو بڑا اجر عطا کیا جاتا ہے یہ ایک عبادت ہے جس

---

(۱) الإنسان : ٨ – ٩.
(۲) الإنسان : ٢٢ .

پر بہت ثواب ملتا ہے نبی کریم ﷺ نے ہمیں خبر دی ہے کہ اس عمل کا ثواب اس شخص کے ثواب برابر ہے جو دن میں روزہ رکھتا ہے اور رات میں قیام وعبادت کرتا ہے[1]

اللہ رب العزت کے نیک بندو! اللہ تعالی نے انسان کی کوشش اور اس کے عمل کے بارے میں فرمایا: (وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى) اور یہ کہ انسان کی سَعْی بہت جلد دیکھی جائے گی، یعنی قیامت میں اللہ تعالی ہر انسان کو اس کی کوشش دکھادے گا اور اس کا عمل اس کے سامنے پیش کردے گا (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهُ* وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ)[2]. چنانچہ جس نے ذرہ برابر کوئی اچھائی کی ہوگی وہ اسے دیکھے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی، وہ اسے دیکھے گا، درحقیقت بندوں کے سارے اعمال اور ان کی ہر کوشش اللہ کی بارگاہ میں پیش کی جاتی ہے اسی طرح دنیا میں لوگ ایک دوسرے کا عمل دیکھ رہے ہیں اور آخرت میں بھی دیکھیں گے خالق کائنات کا فرمان ہے: (وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَتُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ)[3]. اور آپ ان سے فرماد یجئے کہ: تم عمل کرتے رہو اللہ تمھارا طرز عمل دیکھے گا اور اس کے رسول بھی اور مومنین بھی اور عنقریب تمہیں اس ذات کی طرف لوٹایا جائے گا جس کو پوشیدہ اور

---

(١) نص الحديث متفق عليه.
(٢) الزلزلة : ٧ - ٨.
(٣) التوبة : ١٠٥ .

ظاہر تمام باتوں کا مکمل علم ہے پھر وہ تمہیں خبر دے گا کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو اس آیت میں فرمایا گیا ہے کہ : تم عمل کرتے رہو، اس میں ہر ایسی کوشش اور ہر ایسا عمل شامل ہے انسان کو اپنے دین اور دنیا میں اور اپنی زندگی اور آخرت میں جس کی ضرورت پیش آتی ہے[1] پس مومن کو بندہ ہمیشہ اس بات کا خواہشمند رہنا چاہیے کہ اس کی کوشش محض اللہ کی اطاعت وعبادت میں ہو تاکہ اس کو اللہ کی طرف سے عمدہ تعریف اور عظیم اجر حاصل ہو اور وہ اس کا بھرپور اجر پائے باری تعالی کا ارشاد ہے: (ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَى) پھر اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، یعنی اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی کوشش پر اس کو مکمل اور بھرپور بدلہ عطا کرے گا[2] اللہ تعالی نے اپنے نبی حضرت موسی علیہ السلام سے فرمایا: (إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَى)[3]. بلاشبہ قیامت آنے والی ہے میں اس (کے وقت) کو خفیہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کے کیئے کا بدلہ دیا جائے، پس کسی انسان کا عمل ضائع نہیں ہوگا اور نہ اس کی کسی کوشش کا انکار کیا جائے گا[4] اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے: (فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ)[5]. سو جو شخص

(١) تفسير الرازي: (١٦/١٤٢).
(٢) تفسير ابن كثير : (٧/٤٦٥).
(٣) طه : ١٥.
(٤) تفسير ابن كثير : (٥/٣٧٢).
(٥) الأنبياء : ٩٤.

نیک کام کرتا ہوگا اور وہ ایمان والا بھی ہوگا تو اسکی محنت اکارت نہ جائے گی اور ہم اسکو لکھ بھی لیتے ہیں پس جب انسان اپنے اعمال اور اپنی کوششوں کو اپنے نامۂ اعمال میں لکھا ہوا دیکھے گا تو اس کو اپنے بہت سے ایسے کام یاد آجائیں گے جن کو وہ بھول چکا تھا جیسا کہ قرآن کریم فرمارہا ہے:(يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَى)[١]. جس دن انسان اپنا سارا کیا دھرا یاد کرے گا، اس وقت ہر شخص کو اس کے عمل اور اس کی کوشش کا پورا پورا بدلہ دیدیا جائے گا اور اس دن کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں ہوگا بڑی سعادت اور کامیابی ہے ایسے بندے کیلئے جس کی ہمت بلند ہو اور وہ اپنی طاقت اور صلاحیت کو اللہ کی اطاعت وعبادت اور لوگوں کی بھلائی میں لگائے اور اس کو ہمیشہ انسانیت کے مستقبل کی تعمیر وترقی کی کوششوں میں استعمال کرے. یا اللہ یا کریم! ہمیں نیک اعمال احسان وکرم اور بھلائی کی توفیق عطا فرما اور ہم سب کو جنت میں داخل فرما ٭٭٭ فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا جَمِيعًا لِطَاعَتِكَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[٢].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ،فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النازعات : ٣٥.

(٢) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ میرے عزیز دوستو! جو شخص آخرت کا سچا ارادہ کرتا ہے اس کی طلب میں رہتا ہے پس اللہ جَلَّ جَلَالُهُ کی اطاعت کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور اس کی رضا اور خوشنودی کی تمنا اور طلب میں رہتا ہے جبکہ وہ اللہ پر ایمانِ کامل رکھتا ہے اور اس کے ثواب اور اس کے اجرِ عظیم کا یقین رکھتا ہے تو باری تعالی ایسے بندے کے عمل کی قدر دانی فرماتا ہے اور اس کو عمدہ بدلہ عطا کرتا ہے[1] اللہ جل شانہ کا فرمان ہے: (وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا)[2]. اور جو شخص آخرت (کا فائدہ) چاہے اور اس کے لیے ویسی ہی کوشش کرے جیسی اس کے لیے کرنی چاہیے، جبکہ وہ مومن بھی ہو، تو ایسے لوگوں کی کوشش کی پوری قدردانی کی جائے گی، اور یہ قدر افزائی اور اجر و ثواب قیامت کے دن عطا کیا جائے گا جس دن کے بارے میں خدائے پاک کا ارشاد ہے: (يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ

(١) تفسير الطبري: (٥٣٧/١٤).
(٢) الإسراء: ١٩

وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ)[١]. جس دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھوگے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں چل رہا ہوگا-آج کے دن تم کو خوش خبری ہے ایسے باغوں کی جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی تم ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہوگے، یہی بڑی کامیابی ہے۔ پس دنیا میں نیکیوں کی طرف سبقت اور پیش قدمی کے بقدر بندے کو آخرت میں جنت کی طرف سبقت اور اولیت نصیب ہوگی جنت میں مومن بندہ اپنے نیک اعمال کی برکت سے سعادت اور نیک بختی حاصل کرے گا اور وہاں اپنے عمل اور اپنی کوشش کا بہترین ثمرہ دیکھے گا خدائے عزّوجلّ کا فرمان ہے: (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ* لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ* فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ* لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً)[٢]. بہت سے چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے (دنیا میں کی ہوئی) اپنی کوشش کی وجہ سے پوری طرح مطمئن ہوں گے وہ عالیشان جنت میں ہوں گے جس میں کوئی لغوبات نہ سنیں گے جنت میں مومنین کو ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتیں ملیں گی اوران سے فرمایا جائے گا: (إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا)[٣]. بلاشبہ یہ تمھارا صلہ ہے اور تمھاری کوشش مقبول ہوئی، پس ہم سب کو

---

(١) الحديد : ١٢.
(٢) الغاشية : ٨ — ١١.
(٣) الإنسان : ٢٢.

اللہ کی اطاعت و عبادت اس کے ذِکر اور رزق حلال کی تلاش میں کوشش و محنت کرنی چاہئے اور والدین کی خدمت ان کے ساتھ حسن سلوک اور اہل و عیال اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا اہتمام کرنا چاہئے اور پڑوسیوں اور دوستوں کو نفع پہنچانے میں اور مسکینوں بیواوں اور یتیموں کی مدد میں سبقت کرنی چاہئے اور ان تمام خوبیوں اور نیکیوں کو اپنے بچوں اور بچیوں کے قلوب میں پختہ کرنا چاہئے اور ان اعمال کی اہمیت ان کے دلوں میں خوب مستحکم کرنی چاہیے آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن ہم سب کو دین کی راہ میں کوشش کی توفیق عطا فرمادے اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے *** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)(١).

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ، وَيَا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطَى، وَيَا أَكْرَمَ مَنْ عَفَا، وَأَعْظَمَ مَنْ غَفَرَ؛ نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرَاتِ أَوْفَرَهَا، وَمِنَ الْعُلُومِ أَنْفَعَهَا، وَمِنَ الْأَخْلَاقِ أَكْمَلَهَا، وَنَسْأَلُكَ السَّعَادَةَ فِي الدُّنْيَا، وَالْفَوْزَ فِي الْآخِرَةِ.

---

(١) الأحزاب : ٥٦ .

اللَّهُمَ وفِّقْ رئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ خَلِيفَةَ بْن زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ يَا سَمِيعَ الدَّعَوَاتِ، يَا رَفِيعَ الدَّرَجَاتِ، اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخْ زَايِدْ وَالشَّيْخْ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ نِعَمَكَ، وَجُودَكَ وَفَضْلَكَ، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا وَأَهْلِهَا، وَاجْعَلْهَا دَائِمًا فِي سَعَادَةٍ، وَمِنَ الْخَيْرِ فِي زِيَادَةٍ.**

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِينَا وَلِمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا، وَعَافِنَا فِي أَبْدَانِنَا، وَأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا، وَبَارِكْ فِي أَهْلِينَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَفِي كُلِّ مَا رَزَقْتَنَا، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.